سود (ربا) اور اس کے احکام
مقالہ نگار: سید افتخار حسین نقوی النجفی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سود (ربا) اور اس کے احکام

مقالہ نگار: علامہ سید افتخار حسین نقوی

ربا کی لغوی تعریف:

ربا عربی کا لفظ ہے اور کلمہ (رب) سے مشتق ہے، لغت میں ربا، زیادہ ہونے، اضافہ، نشو نما کرنا، وہ سود یا پرافٹ جو قرض دینے والا قرض لینے والے سے وصول کرتا ہے، کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ قرآن کریم میں بھی ربا اسی معنی میں استعمال ہوا ہے، جب کسی شیء میں اضافہ ہوتا ہے یا نشو نما ہوتی ہے تو اہل عرب کہتے ہیں (ربا الشی) یا جب مال میں اضافہ ہوتا ہے تو کہتے ہیں (ربا المال) وغیرہ [1]

ربا کی اصطلاحی تعریف:

دو ہم جنس شیء کے معاملہ میں ایک جنس کی زیادتی اور اضافے کو ربا اور سود کہتے ہیں۔[2]

لفظ ربا در قرآن:

قرآن کریم میں بھی لفظ ربا اسی لغوی معنی (اضافہ ہونے یا اوپر آنے) میں استعمال ہوا ہے، جیسا کہ سورہ حج میں آیا ہے:

(فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ) [3]

ترجمہ: جب پانی کو زمین پر نازل کیا تو زمین میں جنبش آئی اور نباتات کی نشو و نما سے زمین اُوپر آئی۔

اسی طرح سورہ بقرہ میں ارشاد ہوا ہے:

(يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ) [4]

ترجمہ: خداوند متعال ربا کو ختم اور صدقات میں اضافہ کرتا ہے۔

سورہ بقرہ میں ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (۲۷۸) فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ)

---

[1] ۔ محمد معین، فرہنگ فارسی، ج ۲ ص ۱۶۳۴؛ فرہنگ جامع فارسی، ج ۳ ص ۲۰۴۵؛ لغت نامہ دہخدا، ج ۲۶ ص ۲۳۶

[2] ۔ سید محمد کاظم یزدی، العروہ الوثقی، ج ۲ ص ۴، مسئلہ ۳

[3] ۔ سورہ حج، آیہ ۵

[4] ۔ سورہ بقرہ، آیہ ۲۷۶

[5] ترجمہ :اے صاحبان ایمان : تقوی الہی اختیار کرو اور جو کچھ ربا سے باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو تواور اگر ایسانہ کروگے تو جان لو کہ تم نے خدااور اس کے رسول کے ساتھ اعلان جنگ کیا ہے ، اور اگر تم نے توبہ کی تو اصل سرمایہ تمہارا ہے۔

ربا (سود) کے حرام ہونے پر دلائل

ا۔ قرآن :

مفسرین کے نزدیک ربا کی حرمت پر سات آیات موجود ہیں :

ا۔ (وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا) [6]

ترجمہ :اور وہ ربا حاصل کرتے ہیں حالانکہ خدا نے انہیں ربا سے منع کیا ہے ، اور وہ لوگوں کے مال کو باطل طریقے سے کھاتے ہیں ، اور ہم نے ان میں سے انکار کرنے والوں کے لیے دردناک عذاب کو آمادہ کر رکھا ہے ۔

۲۔ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ) [7]

ترجمہ : اے صاحبان ایمان : ربا (سود) کو ہمیشہ اسے کئی گنا کرکے نہ کھاو، اور اللہ سے ڈرو شاید کہ تم فلاح پا جاو۔

۳۔ (الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ) [8]

ترجمہ : وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ نہیں اٹھیں گے مگر ان لوگوں کی مانند جنہیں شیطان کے وسوسوں نے دیوانہ کر رکھا ہو ، اور وہ سود کھانے کی وجہ سے ایسے ہوں گے کیونکہ انہوں نے کہا کہ تجارت اور ربا میں کوئی فرق نہیں ہے حالانکہ خدا نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے ، پس جو بھی خدا کی طرف سے موعظہ (قرآن) پہنچنے کے بعد سود سے ہاتھ اٹھالے تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جو پھر بھی سود کھانے کا تکرار کرے گا وہ جہنمیوں میں سے ہوگا اور ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

۴۔(يَمْحَقُ اللهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ) [9]

ترجمہ : اللہ سود کے مال کو نابود اور صدقات کے مال میں اضافہ کرتا ہے اور خدا ہر کافر اور گناہکار کو پسند نہیں کرتا۔

۵۔ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ) [10]

ترجمہ : اے صاحبان ایمان : تقوی الھی اختیار کرو، اور سود میں سے جو بچ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو تو۔

۶۔ (فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ) [11]

---

[5] ۔ سورہ بقرہ، آیہ ،۲۷۸، ۲۷۹

[6] ۔ سورہ نساء، آیہ ۱۶۱

[7] . سورہ آل عمران، آیہ ۱۳۰

[8] . سورہ بقرہ، آیہ ۲۷۵

[9] ، سورہ بقرہ، آیہ ۲۷۶

[10] . سورہ بقرہ، آیہ ۲۷۸

ترجمہ : پس اگر ایسانہ کروگے تو خدا اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کے لیے آمادہ ہو جاو، اور اگر تم توبہ کرلو تو اصل سرمایہ آپ کا ہے، نہ کسی پر ظلم کرو اور نہ ہی کوئی تم پر ظلم کرے۔

۷۔ (وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رِبًا لِيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِنْدَ اللهِ وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ) [12]

ترجمہ : اور جو تم نے سود کی نیت سے رقم ادا کی تاکہ لوگوں کے مال میں اضافہ ہو، خدا کے ہاں وہ چند برابر نہیں ہوا اور جو تم زکات کی نیت سے ادا کرو اور خدا کا قرب حاصل کرنے کے لیے تو یہی وہ لوگ ہیں جو اس عمل سے (زکات) اضافہ کرنے والے ہے۔

۲۔ سنت :

(الف) : ربا گناہان کبیرہ میں سے ہے

۱۔ فِقْهُ الرِّضَا، ع: اعْلَمْ يَرْحَمُكَ اللهُ أَنَّ الرِّبَا حَرَامٌ سُحْتٌ مِنَ الْكَبَائِرِ وَ مِمَّا قَدْ وَعَدَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ فَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْهَا وَ هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَى لِسَانِ كُلِّ نَبِيٍّ وَفِي كُلِّ كِتَابٍ) [13]

ترجمہ : فقہ الرضا علیہ السلام سے منقول ہے، جان لو خدا تجھ پر رحم کرے کہ سود حرام ہے سخت اور گناہان کبیرہ میں سے ہے اور ان گناہان میں سے ہے جن پر خدا نے جہنم کا وعدہ کیا ہے، پس اس کے حوالے سے خدا سے پناہ مانگتے ہیں اور وہ ہر نبی کی زبانی اور ہر آسمانی کتاب میں حرام قرار پایا ہے۔

۲۔ (عَنِ النَّبِيِّ ص فِي وَصِيَّتِهِ لِعَلِيٍّ ع قَالَ يَا عَلِيُّ الرِّبَا سَبْعُونَ جُزْءاً فَأَيْسَرُهَا مِثْلُ أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ فِي بَيْتِ اللهِ الْحَرَامِ۔ يَا عَلِيُّ دِرْهَمُ رِبًا أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ سَبْعِينَ زَنْيَةً كُلُّهَا بِذَاتِ مَحْرَمٍ فِي بَيْتِ اللهِ الْحَرَام) [14]

ترجمہ : نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا : اے علی سود کے گناہ کے ستر اجزاء ہیں جن میں سے سب سے کمتر یہ ہے کہ انسان بیت اللہ میں اپنی ماں کے ساتھ بد فعلی کرے، اے علی سود کا ایک درہم اللہ کے نزدیک ستر دفعہ محرم کے ساتھ بیت اللہ میں زنا کرنے سے بڑھ کر ہے۔

(ب) : ربا (سود) لینا بدترین مشغلہ

۱۔ (وَقَالَ رسول الله ﷺ شَرُّ الْمَكَاسِبِ كَسْبُ الرِّبَا) [15]

ترجمہ : رسول خدا ﷺ نے فرمایا : بدترین درآمد ربا ہے۔

---

11 ۔ سورہ بقرہ، آیہ ۲۷۹

12 ۔ سورہ روم۔ آیہ ۳۹

13 ۔ بحار الانوار، ج ۱۰۳ ص ۱۲۱، حدیث ۳۳

14 ۔ وسائل الشیعہ، شیخ حر عاملی، ج ۱۸ ص ۱۲۱، باب ۱ حدیث مسلسل ۲۳۲۸۱

15 ۔ وسائل الشیعہ، شیخ حر عاملی، ج ۱۸ ص ۱۲۲، باب ۱ حدیث مسلسل ۲۳۲۸۲؛ بحار الانوار، محمد باقر مجلسی، ج ۱۰۰ ص ۱۲۰ باب ۵ حدیث ۲۸

۲۔ (عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي هَذِهِ الْمَكَاسِبُ الْحَرَامُ وَ الشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ وَ الرِّبَا) [16]

ترجمہ : امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا : کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا : اپنے بعد سب سے زیادہ جس چیز نے مجھے اپنی اُمت کے حوالے سے پریشان کیا ہوا ہے وہ حرام درآمد، مخفی شہوت اور ربا ہے۔

ربا (سود) کے حرام ہونے کی علت اور وجہ روایات آئمہ اہل بیت علیہم السلام کی روشنی میں

(الف) : معاملات اور تجارت کا متروک ہونا

۱۔ (مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللهِ ع عَنْ عِلَّةِ تَحْرِيمِ الرِّبَا فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ كَانَ الرِّبَا حَلَالًا لَتَرَكَ النَّاسُ التِّجَارَاتِ وَ مَا يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ فَحَرَّمَ اللهُ الرِّبَا لِتَنْفِرَ النَّاسُ مِنَ الْحَرَامِ إِلَى الْحَلَالِ وَ إِلَى التِّجَارَاتِ مِنَ الْبَيْعِ وَ الشِّرَاءِ فَيَبْقَى ذَلِكَ بَيْنَهُمْ فِي الْقَرْضِ) [17]

ترجمہ : ہشام بن حکم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ربا کے حرام ہونے کی وجہ پوچھی ؟ امام علیہ السلام نے فرمایا : اگر ربا حلال ہوتا تو لوگ تجارت اور ہر اس شیء جس کی طرف محتاج تھے، کو ترک کر دیتے، پس خدا نے ربا کو حرام قرار دیا تاکہ لوگ حرام درآمد سے نفرت کریں اور حلال درآمد کی طرف رغبت کریں جیسے خرید وفروخت وغیرہ۔

(ب) : مال و دولت کا نابود ہونا ، معاشرے سے نیکی اور بھلائی کا خاتمہ، ایک دوسرے کو قرض نہ دینا

۲۔ (عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا ع كَتَبَ إِلَيْهِ فِيمَا كَتَبَ مِنْ جَوَابِ مَسَائِلِهِ وَ عِلَّةُ تَحْرِيمِ الرِّبَا لِمَا نَهَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْهُ وَ لِمَا فِيهِ مِنْ فَسَادِ الْأَمْوَالِ لِأَنَّ الْإِنْسَانَ إِذَا اشْتَرَى الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ كَانَ ثَمَنُ الدِّرْهَمِ دِرْهَماً وَ ثَمَنُ الْآخَرِ بَاطِلًا فَبَيْعُ الرِّبَا وَ شِرَاؤُهُ وَكْسٌ عَلَى كُلِّ حَالٍ عَلَى الْمُشْتَرِي وَ عَلَى الْبَائِعِ فَحَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى الْعِبَادِ الرِّبَا لِعِلَّةِ فَسَادِ الْأَمْوَالِ كَمَا حَظَرَ عَلَى السَّفِيهِ أَنْ يُدْفَعَ إِلَيْهِ مَالُهُ لِمَا يُتَخَوَّفُ عَلَيْهِ مِنْ فَسَادِهِ حَتَّى يُؤْنَسَ مِنْهُ رُشْدٌ فَلِهَذِهِ الْعِلَّةِ حَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الرِّبَا وَ بَيْعَ الدِّرْهَمِ بِالدِّرْهَمَيْنِ وَ عِلَّةُ تَحْرِيمِ الرِّبَا بَعْدَ الْبَيِّنَةِ لِمَا فِيهِ مِنَ الِاسْتِخْفَافِ بِالْحَرَامِ الْمُحَرَّمِ وَ هِيَ كَبِيرَةٌ بَعْدَ الْبَيَانِ وَ تَحْرِيمِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَهَا لَمْ يَكُنْ إِلَّا اسْتِخْفَافاً مِنْهُ بِالْمُحَرَّمِ الْحَرَامِ وَ الِاسْتِخْفَافُ بِذَلِكَ دُخُولٌ فِي الْكُفْرِ وَ عِلَّةُ تَحْرِيمِ الرِّبَا بِالنَّسِيئَةِ لِعِلَّةِ ذَهَابِ الْمَعْرُوفِ وَ تَلَفِ الْأَمْوَالِ وَ رَغْبَةِ النَّاسِ فِي الرِّبْحِ وَ تَرْكِهِمُ الْقَرْضَ وَ الْقَرْضُ صَنَائِعُ الْمَعْرُوفِ وَ لِمَا فِي ذَلِكَ مِنَ الْفَسَادِ وَ الظُّلْمِ وَ فَنَاءِ الْأَمْوَالِ) [18]

ترجمہ : امام رضا علیہ السلام نے محمد بن سنان کی طرف سے پوچھے گئے سوالات کے جواب میں لکھا، کہ ربا (سود) کے حرام ہونے کی علت یہ کہ خداوند متعال نے ربا سے منع فرمایا ہے چونکہ اگر انسان ایک درہم کو دو درہم سے خریدے تو ایک درہم کے مقابلے میں ایک درہم کی قیمت ہوئی تو دوسرے درہم کی نسبت سے معاملہ باطل اور ناحق ہوا، پس خرید وفروخت

---

16 ـ الکافی، مرحوم کلینی، ج ۵ ص ۱۲۴ حدیث ۱؛ وسائل الشیعہ، شیخ حر عاملی، ج ۱۷ ص ۸۱، باب احدیث مسلسل ۲۲۰۴۱

17 ـ وسائل الشیعہ، شیخ حر عاملی، ج ۱۸ ص ۱۲۰، باب احدیث مسلسل ۲۳۲۷۷

18 ـ وسائل الشیعہ، شیخ حر عاملی، ج ۱۸ ص ۱۲۱، باب احدیث مسلسل ۲۳۲۸۰

ربوی ہر حال میں خرید وفروخت کرنے والے کے لیے خسارت اور نقصان کا موجب بنی ، خداوند متعال نے ربا کو حرام قرار دیا چونکہ اموال کی نابودی کا موجب ہے۔

اور بیع نسیہ میں ربا کے حرام ہونے کی علت یہ ہے کہ لوگ نیک کاموں کو ترک کر دیں گے اور سود جوئی کی طرف رغبت کریں گے اور قرض دینا چھوڑ دیں گے حالانکہ قرض دینا نیک امور میں سے ہے، نیز ربا مال وثروت کے نابود ہونے کا موجب ہے۔

مسلمان اور کافر کے درمیان سود (ربا) کالین دین

مسلمان اور کافر حربی :

مسلمان ، کافر حربی سے سود لے سکتا ہے لیکن کافر حربی کسی مسلمان سے سود نہیں لے سکتا ، یہ قول مشہور ہے اور اس پر صاحب جواہر نے اجماع کادعوی کیا ہے۔ [19]

مشہور اپنے اس قول پر اجماع کے علاوہ ، اس روایت کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

۱۔ (وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص لَيْسَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ أَهْلِ حَرْبِنَا رِبًا نَأْخُذُ مِنْهُمْ أَلْفَ دِرْهَمٍ بِدِرْهَمٍ وَ نَأْخُذُ مِنْهُمْ وَ لَا نُعْطِيهِمْ) [20]

ترجمہ : رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ہمارے اور اہل حرب کے درمیان سود اور ربا نہیں ہے ، ہم ایک درہم کے مقابلے میں ان سے ہزار درہم لے سکتے ہیں لیکن ان کو نہیں دے سکتے۔

مسلمان وکافر ذمی :

کافر ذمی کسی مسلمان سے سود نہیں لے سکتا اور اسی طرح مسلمان بھی ، کافر ذمی سے سود نہیں لے سکتا ، یہ قول مشہور ہے ، اس قول کے قائلین میں سے شیخ طوسی ، ابن ادریس ، علامہ حلی ، محقق اول ، محقق ثانی ، شہید اول ، شہید ثانی ، اور معاصرین میں سے صاحب عروہ ، مرحوم حکیم ، امام خمینی ، اور شہید صدر شامل ہیں۔ [21]

دلائل :

۱۔ ربا سے نہی میں عمومیت پائی جاتی ہے۔

۲۔ اہل ذمہ کے اموال ، مسلمان کے مال کی طرح محترم ہیں اور ان کو عقد فاسد کے ساتھ حاصل نہیں کر سکتے۔

۳۔ روایت محمد بن مسلم وزرارہ۔

---

19 ۔ جواہر الکلام ، شیخ محمد حسن نجفی ، ج ۲۳ ص ۳۸۲

20 ۔ وسائل الشیعہ ، شیخ حر عاملی ، ج ۱۸ ص ۱۳۵ باب ۷ حدیث مسلسل ۲۳۳۲۰

21 ۔ النھایہ ، شیخ طوسی ، ص ۳۷۶ ؛ السرائر ، ابن ادریس ، ج ۲ ص ۲۵۲ ؛ مختلف الشیعہ ، علامہ حلی ، ج ۵ ص ۸۱ ؛ جواہر الکلام ، شیخ محمد حسن نجفی ، ج ۲۳ ص ۳۸۳ ؛ جامع المقاصد ، محقق ثانی ، ج ۴ ص ۲۸۱ ؛ الدروس ، شہید اول ، ج ۳ ص ۲۹۹ ؛ مسالک الافھام ، شہید ثانی ، ج ۳ ص ۳۲۸ ، عروۃ الوثقی ، سید یزدی ، ج ۲ ص ۴۸ ؛ منھاج الصالحین ، مرحوم حکیم ، ج ۲ ص ۷۵ ؛ تحریر الوسیلہ ، امام خمینی ، ج ۱ ص ۵۳۹ ؛ منھاج الصالحین ، باحاشیہ شہید صدر ، ص ۷۵

(عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ لَيْسَ بَيْنَ الرَّجُلِ وَ وَلَدِهِ وَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ عَبْدِهِ وَ لَا بَيْنَ أَهْلِهِ رِبًا إِنَّمَا الرِّبَا فِيمَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ مَا لَا تَمْلِكُ قُلْتُ فَالْمُشْرِكُونَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُمْ رِبًا قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّهُمْ مَمَالِيكُ فَقَالَ إِنَّكَ لَسْتَ تَمْلِكُهُمْ إِنَّمَا تَمْلِكُهُمْ مَعَ غَيْرِكَ أَنْتَ وَ غَيْرُكَ فِيهِمْ سَوَاءٌ فَالَّذِي بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُمْ لَيْسَ مِنْ ذَلِكَ لِأَنَّ عَبْدَكَ لَيْسَ مِثْلَ عَبْدِكَ وَ عَبْدِ غَيْرِكَ)[22]

ترجمہ : زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا : کسی مرد اور اس کی اولاد کے درمیان ،اور اس اور اس کے عبد اور اس کی اہل کے درمیان ربا نہیں ہے ، بلکہ ربا تمہارے اور اس کے درمیان ہوتا ہے جو تمہاری ملکیت میں نہ ہو ، راوی کہتا ہے میں نے عرض کی ، مشرکین اور ہمارے درمیان ربا ہے ؟امام علیہ السلام نے فرمایا : جی ہاں !

فقہاء فرماتے ہیں کہ اس روایت کی سند صحیح ہے لیکن اس کو کافر ذمی پر حمل کیا ہے۔[23]

مراجع عظام کے فتاوی :

امام خمینیؒ : وہ کافر جو اسلام کی پناہ میں نہ ہو اس سے مسلمان سود لے سکتا ہے۔[24]

آقا بہجتؒ : وہ کافر جو اسلام کی پناہ میں نہ ہو اس سے مسلمان سود لے سکتا ہے لیکن مسلمان کسی کافر کو نہیں دے سکتا۔

آیت ا۔۔ خوئیؒ : وہ کافر جو اسلام کی پناہ میں نہ ہو یا اسکی شریعت میں سود جائز ہو تو مسلمان اس سے سود لے سکتا ہے ، اور باپ بیٹا اور میاں بیوی بھی احتیاط واجب کی بنا پر ایک دوسرے سے سود نہ لیں۔

آیت ا۔۔ مکارم : وہ کافر جو اسلام کی پناہ میں نہ ہو اس سے مسلمان سود لے سکتا ہے ، اور اسی طرح باپ بیٹا اور میاں بیوی بھی ایک دوسرے سے سود لے سکتے ہیں۔

آیت ا۔۔ زنجانی : وہ کافر جو اسلام کی پناہ میں نہ ہو یا اسکی شریعت میں سود جائز ہو تو مسلمان اس سے سود لے سکتا ہے ، اور باپ اپنے بیٹے سے اور میاں اپنی بیوی سے سود لے سکتا ہے لیکن احتیاط واجب کی بنا پر بیٹا اپنے باپ سے اور بیوی اپنے شوہر سے سود نہ لیں۔

آیت ا۔۔ سیستانی : وہ کافر جو اسلام کی پناہ میں نہ ہو اس سے مسلمان سود لے سکتا ہے لیکن جو کافر اسلام کی پناہ میں ہو اس سے سودی معاملہ کرنا حرام ہے البتہ اگر معاملہ کرنے کے بعد معلوم ہو کہ اسکی شریعت میں سود جائز ہے تو پھر اس سے سود لے سکتا ہے اور اسی طرح باپ بیٹا اور میاں بیوی بھی ایک دوسرے سے سود لے سکتے ہیں۔[25]

آیت ا۔۔ خامنہ ای :

ا۔ مسلمان کسی غیر مسلم سے سود لے سکتا ہے اور اسی طرح باپ بیٹا اور میاں بیوی بھی ایک دوسرے سے سود لے سکتے ہیں۔[26]

---

22 ۔۔ وسائل الشیعہ ، شیخ حر عاملی ، ج ۱۸ ص ۱۳۶ باب ۷ حدیث مسلسل ۲۳۳۲۱

23 ۔ مجمع الفائدہ والبرھان ، مقدس اردبیلی ، ج ۸ ص ۴۹۰

24 ۔ توضیح المسائل مراجع ، ج ۲ ص ۲۱۶ مسئلہ ۲۰۸۰

25۔ سابقہ حوالہ

26۔ اجوبۃ الفارسیہ ، ص ۳۷۴ س ۱۶۲۳

۲۔ غیر اسلامی ممالک کے بینکوں سے سود لینا جائز ہے [27] لیکن سود دینا جائز نہیں ہے۔

۳۔ بینکوں سے قرض کے عنوان سے پیسے لینا، اس شرط کے ساتھ کہ واپس کرتے وقت اضافی پیسے دوں گا سود شمار ہو گا اور حرام ہے، مگر یہ کہ اتنا زیادہ مجبور ہو کہ حرام کا ارتکاب اس کے لیے جائز ہو جائے۔ [28]

۴۔ بینکوں سے پروڈکٹو یا کاروبار کے لیے بطور قرض لینا اس شرط کے ساتھ کہ واپسی کے وقت اضافی پیسے دوں گا، جائز نہیں ہے لیکن اگر قرض کی نیت سے نہیں بلکہ عقد مشارکت، جعالہ یا مضاربہ کی نیت سے لی جائے تو بینک اضافی پیسے لے سکتا ہے اور فرق نہیں کہ اسلامی بینک ہو یا غیر اسلامی، اسی طرح مسلم ممالک میں ہو یا غیر مسلم۔

قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنے پر جرمانہ وصول کرنے کا حکم

اس مسئلہ میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔

ا۔ اقساط کی ادائیگی میں تاخیر پر اضافی پیسے بطور جرمانہ لینا جائز نہیں ہے، چاہے عقد میں اس کی شرط کی گئی ہو یا نہ، اس قول کے قائلین میں امام خمینی، آقا بہجت، آقا سیستانی اور آقا وحید خراسانی شامل ہیں۔

۲۔ اگر عقد قرض میں شرط رکھی گئی ہو تو تاخیر کرنے پر جرمانہ وصول کر سکتے ہیں۔اس قول کے قائلین میں آیت عظام گلپائگانی، تبریزی، صانعی، لنکرانی، مکارم شیرازی، موسوی اردبیلی، نوری ہمدانی، شامل ہیں۔

---

27 ۔ سابقہ حوالہ۔ ص ۹۳۶ س ۱۹۱۱

28 ۔ توضیح المسائل مراجع عظام، ج ۲ ص ۹۳۵ س ۱۹۱۱